جذبات شوقی

معاملات

جناب مولانا آل حسن مرزا صاحب ... سیاح ایران و عربستان و ترکی

منجملہ تصنیفات ... آداب ...

قیمت ...

بار اول
تعداد ۱۰۰۰ جلد

(مطبوعہ صمدی پریس لکھنؤ)

حامدًا و مصلیًا

مہاتما گاندھی کی جے

صبح کا سہانا سماں

پھولی کرن یہ کس نے پردہ سے منہ نکالا — ہشیار سونے والو ہونے لگا اجالا
بھجن ہیں نمازی جاگ اٹھے ہیں برہمن — وہ منظر ہے مسجد وہ سامنے شوالا
نہریں جھلک رہی ہیں وہ بڑی ہی گنگا — چادر ہٹا دو منہ سے الٹو کہیں دوشالا
وہ صبح کا ستارا گردوں پہ جگمگایا — وہ آگیا فلک پر ہر روز آنے والا
کیسی یہ کاہلی ہے اٹھنے میں دیر کیا ہے — گرتا نہیں ہے کہرا اڑتا نہیں ہے پالا
نرمی نسیم میں ہے خنکی بھی معتدل ہے — مضمون ہے حافظ و یخ دل پر اثر ہے ڈالا
کیا قوم کو سنبھالا اک شور ہے یہ ہر سو — شوکت علی کی جے ہو گاندھی کا بول بالا

تم کیا ابھی ہو غافل کروٹ بدل کے دیکھو
سب ہندوستان کہاں تک پہنچے نہیں ہو دیکھو

تم بہت دنوں سے تکلیف کر رہے ہو — اب بھی رہو جو غافل ہو موت کا نوالا

ہشیار ہو خدارا اب جلد متحد ہو
وہ قوم ابرین تھی ایران مین جو اب تھے
جو ہند مین بسے تھے آخر بنے وہ ہندو
ایران مین ہوچکا تھا جو گردہ چیر ان
گردور ہو تعصب یہ راز ہو نمایان
وہ گائے جسکی عظمت واجب تھی بھائیون کو

ہم تو یونہی آخر بے گوشت پل رہے ہین
اک سیر کی جو قیمت دو چار پونڈ ہو گی
کہنا اگر نہ مانین کچھ روز اور کھالین
بکری ہی جب نہو گی قلیا ملے گا کیونکر
ہان کہو تو سچ ہے کھائین کہ مانتے آئین
وہ کارخانے والے ہین آج جو ہوا پر
[illegible] نہین کیا انکا ہین [illegible] کو آتی [illegible]
یا اتفاق کہو یا قومون کو کیا سنبھالا
ہم خوب جانتے ہین سب ہین جیسو نہین
تعلیم یافتہ ہین جو انکا ذکر کیا ہے

بچھڑے ہوؤن کو خالق پھر ہے ملانے والا
ہندوستان مین پہلے ڈیرا تھا جس نے ڈالا
اوتار انہین آئے اور بن گیا شوالا
اسکو عرب سے اکر اسلام نے سنبھالا
ہین ایک در حقیقت ہندو ہون یا مسلمان
اپنا ہی خود وحدہ ہے اسکا ستانے والا
ملتا ہے اب تشکل روٹی کا اک نوالا
کھائیگا کوئی کب تک جی بھر کے کھانے والا
نکلا نہین ہے اب تک جس کا کبھی دوالا
کھا لنکا کر وہ گے خالی کیا ہم گرم مسالا
دولت کمائے کیونکر چیڑا اکمانے والا
جنگی تجارتون نے ہم پر اثر ہے ڈالا
گر کام اپنا چھوڑ دے جھٹ چلانے والا
شوکت علی [illegible] ہوگا [illegible] کا بول بالا
ہون شیخ یا برہمن [illegible] بولے [illegible] لالا
مانی [illegible] دینگے وہ پھر [illegible]

انکو تو فکر یہ ہے ہو جائیں خاں بہادر
موجود ہیں علاقہ نکلے گا کیا دوالا

راحت سے انکو مطلب لیکن ذرا یہ پوچھو
تم کیا کرو گے بولو پڑنے لگا جو پالا

یعنی کہ جب زراعت پالے کی نذر ہوگی
کس سے لگان لوگے ہے کون دینے والا

مانا کہ تم نے کمائی پوری - کباب کٹلس
جب لسٹ دیکھ لوگے ہو جائیگا اوالا

یہ بھی غلط مگر جب قومی خیال آیا
کیونکر سے ہضم ہوگا تمکو کوئی نوالا

خرچ اپنا کچھ گھٹاؤ آمد کو کچھ بڑھاؤ
اب اپنی حالتوں پر للہ رحم کھاؤ

رکھتے ہیں جو زمینیں وہ تو مگن ہیں بیٹھے
ہر طرح سے ملے گا ان سب کو تر نوالا

لیکن خریدیں کے جب سوٹ بوٹ کوگی
انکا تو بس اسی میں ہو جائے گا دوالا

فرنیچر آگیا جب تو اور آئی آفت
قسمت نے اور تازہ اک بار غم کا ڈالا

زینت نہ ہونے پائی پوری ابھی مکاں کی
نکلی سڑک جو کوئی بس رہ گیا قبالا

بس ایک نوکری پر دار و مدار ٹھہرا
بھرلے کو پیٹ اپنا یہ ڈھنگ ہے نکالا

کیونکر وہ ملازم ہو جائینگے یکایک
جب سارٹیفکٹ کا موجود ہے مسالا

مانا ہوئے ملازم تو سائکل ہو فوراً
اور سائکل کا ملنا کیا منہ کا ہے نوالا

جب یہ ہوئی میسر پنکچر کا پھر ہو سامان
اس سلسلہ کا یارب اب جلد خیر کر

پائی اگر ترقی فیشن نے آدبایا
اب اسکی ہے ضرورت موٹر ہو کوئی اعلا

قائم رہے پوزیشن پھر کسطرح سے بولو — موٹر ہو جب تو کیونکر کوٹھی نہ ہو بڑے اعلیٰ

رکھیے اگر سواری نوکری کمان کی
آمد تو ڈھائی سو کی اور فکر ایک جہان کی

پڑھ لکھ کے نوکری کی لیکن نہ اسکو چھوڑا — کسطرح دن گذارے کیونکرے وقت ٹالا
جو کچھ تھا پاس اپنے کالج مین ہو گیا صرف — تعلیم کا طریقہ یہ خوب ہے نکالا
تھا نام نوکری کا دراصل تھی غلامی — ہم اپنے دل مین سمجھے جب ہوش کچھ سنبھالا
لیکن پھنسے ہوئے تھے گھر مین نہ کچھ رہا تھا — کیونکر سیر آٹا روٹی کا اک نوالا
ہم جبکہ دیکھتے تھے ہم سے بھی بھاوڑ — ہر دل مین آبلے تھے اور پڑے دل مین چھالا
تعلیم ناقص اپنی آخر یہ رنگ لائی — نتیجے یہ کہہ رہے ہین باوا نے مار ڈالا

یہ رنگ دیکھتے ہی کیا قوم کو سنبھالا
شوکت علی کی جے ہو گاندھی کا بول بالا

جب دیکھتے تے موٹر اور کوٹھیون کا سامان — ہم جانتے تھے نکلا اپنا ہی ہے دوالا
ورنہ عاقون کا یہ سلسلہ نہ ہوتا — سڑکین نہ روز بنتین بنتا نہ کوئی نالا
مینوسپل کمشنر حاکم کبھی نہوتے — بجلی کی روشنی کا ہوتا نہ یہ اجالا
جو تشنہ لب ہون کیونکر اسکو برا کہین وہ — جس نے ہماری خاطر پانی کا نل نکالا
اب سب سے ہمکو راحت ہم پہ بڑا احسان — ہر ایک عمارت اچھی ہر پارک ہے نرالا

چلنے مین جی سے ہو لپٹ آنکھون کو بہی
شہرون کو صاف کر سکے ایسا کیا ہے مین
بے شک یہ ہین وہ دوستان جس سے [illegible]
یہ جنگیان کہان تک آخر یہ نکس کیا

چھوڑا کا ودنکو ہر سو اور راستے کو اچھالا
ہندوستان کی رونق یکسر ہوئی دوبالا
لیکن انہی نے اپنا سب جوش نکالا
محتاج جو تک ہے بھی جو لیتا ہے اک نوالا

حاکم ذرا ہماری بازو نہین تو آئین
جو ہین مصیبتون مین کچھ اپنے رحم کھائین

دنیا سے منھ پھیر کر دین کی طرف پھر گر
کعبہ کے رہنے والے آخر ہو گئے پریشان
دین کا ہمین تجسس ہے دنیا کی فکر انکو
آخر یہ کہہ سنایا کعبہ سے ہاتھ اٹھا لو
دین کو بھی چھوڑ دین گر تو کس طرف کو جائین
مجبور ہو گئے جب ہم لوگ چیخ اٹھے
دیکر تسلیان کچھ آنکھون سے اشک پونچھے

جا پہونچا جیسے پہلے ٹرکی مین اک سالا
دنیا کی پالیسی نے وہ راستہ نکالا
جھنڈے بنا بنا کے گولہ انہون نے ڈھالا
اتنا مگر نہ سمجھے یہ حکم ہے نرالا
جو بجھ سکا نہ ہم سے ہم پر وہ بوجھ ڈالا
کچھ لیڈرون نے آکر آخر ہمین سنبھالا
جو چبھ گئے تھے کانٹے وہ سب انہین نکالا

بنکر طبیب قومی بیمار کو سنبھالا
شوکت علی نے تھا ہو گاندھی کا بول بالا

اکر کہا کہ دیکھو جنگ و جدل نہ کرنا
جب یہ تم کرو گے پھوٹے گا خود یہ چھالا

بدقسمتی کے ہاتھوں تم میں کہاں ہے طاقت
پھندے تجارتوں کے رہے بے چکے ہیں زینت
اب ہے تمہیں مناسب غیرت سے کام لینا
غیروں سے منہ کو موڑو باہم نفاق چھوڑو
ہر بیس جو گو گیاں بھی تم اپنا سر جھکا دو
غیروں کا مال لینا اب ہمکو نا روا ہی
ہندوستان میں کپڑا خود بنا کے پہنو
جو گھر میں ہیں مشینیں حالت تو انکی دیکھو
چاندی کی قیمت لوہا خرید کرنا ؞؞

ہوسکتا ہے کب یہ کس طرح لڑانے والا
اک عمر یا بھی نے تم پر ہے جال ڈالا
اتنا اگر کروگے تم جیت ہوگے پالا
مذہب ہمارا اکبر ہے ہمکو بنانے والا
کوئے گو تم سمجھ لو روئی کا ایک گالا
تمنے اگر سمجھ کر کچھ ہوش ہے سنبھالا
گاڑھے کو اپنے سمجھو کشمیر کا دوشالا
جن پر کلی تھا کل ہے رنجش آج انکا کالا
مفلس رہے نہ کیونکر انکا چلانے والا

بیکار ہیں مشینیں جنکے ہو تم فدائی ؞؞
ہندوستان کی جن سے بالکل ہوئی صفائی

یہ ظاہری چمک ہے جس پر مٹے ہوئے ہو
لہذا اب بھی سنبھلو غفلت سے آنکھ کھولو
چرخے چلاؤ گھر میں کپڑا اپنا دو گھر میں
اپنا مذاق آخر کب تک بڑا دو گے تم
ردی کا صاف کرنا خود اپنے گھر میں سیکھو

تم سب پہ غش رہا ہے انکا بنانے والا
تمکو تغافلی نے ہر کس غضب میں ڈالا
پھر یہ کہو نکھو کھلے کا بل نکالا ؞
اس حسن ظاہری نے تمکو ہے پھینک ڈالا
پھر یہ کہو کہ دیکھو کیا نار ہے نرالا

اس کام سے جو نہ کے تمکو کوئی تو کہدو
جور و جفا کا تو نے کیون ڈھنگ ہے نکالا

کرچین جو سر پہ چکین ہرگز نہ خوف کیجاؤ
نکلے کو تم نہ چھوڑو دل پر پڑے جو چھالا

تو بولی بھی صد اسے دہلو نہ تم داؤ مین
توے کو بھی سمجھ لو روٹی کا ایک گالا

سوراج اور خلافت گر مانگنا ہے تمکو
سمجھو نہ انکو ہرگز تم منہ کا اک نوالا

اب اس کا رخ پھرادو موجودہ ہے جو تکلیف
خطرہ کو جھیل جاؤ ہووے مگر یہ چھالا

اسطرح قومی عزت ہو جائیگی دو بالا
شوکت علی کی جے ہو گاندھی کا بول بالا

یہ سلسلہ ہے جس سے سنبھلے گی کچھ زراعت
روٹی بھی آپ کماتے جب ہل چلانے والا

اسکا کوئی نہ خطرہ کیونکر رہیگی کھیتی
سو کام خود کرو تم اور کھاؤ اک نوالا

جو ہین کسان ان پہ اتنا تو رحم کھاؤ
محفوظ کچھ رہین وہ شب کو چڑھے جو پالا

بیگار مین انکو کیون جبراً پکڑ بلانا
انصاف سے جو دیکھو یہ طور ہے نرالا

بھوسہ کبھی بچالی جب چاہی جب نکالی
انکو رولا رولا کر چھپر محل مین ڈالا

کچھ ایسا طیش آیا اونے سا غدر سنکر
دین لاکھون گالیان بھی بیچے جو بھولا بھالا

رکھین وہ سر قدم پر تم ٹھوکرین لگاؤ
انصاف کے جگر پر کیون کر پڑے نہ چھالا

اسکو بنا کے بندہ کیا تم خدا ہو گے
کیا آدمی نہیں ہے اک ہل چلانے والا

کیا یہ قصور سمجھین مفلس ہے وہ بچارا
کپڑے پھٹے ہوئے ہین اور رنگ بھی ہے کالا

جو چیز چاہتے ہو لڑ بھڑ کے حاکموں سے ۔ اونکو بھی وہ دلاؤ گر ہوش ہے سنبھالا

انصاف کچھ تو لازم ہر دور میں ہے انکو
ترمیم کی ضرورت ہر طور میں ہے انکو

سب کچھ سمجھا رہے ہیں انکو سمجھانے والا ۔ سب کچھ بتا رہا ہے انکو بتانے والا
سوراج لینے والو خاموش ہو نہ جاؤ ۔ یہ کیا کہ سو گئے خود جب بن چکا شوالا

بنسی نئی بجاؤ نغمے نئے سناؤ ؎
قومی ترانہ گاؤ گاندھی کا بول بالا

بدنام کر رہے ہیں بدنام کرنے والے
لیکن یہ کون پوچھے اب کیا رہا ہے باقی
عزت کو اپنی بٹہ تمنے ہی خود لگایا ؎
مچھلی بھی نوش کر لی جلبی بھی کی صفا چٹ
دنیا کی کی پرستش دولت کے بھوت پوجے
ان ہاتھوں نے خود اپنی گردن میں پھندہ ڈالا
عہدہ کو پاتے ہی وہ پبلک کو لوٹ کھائے
صنعت نہ تم نے سیکھی حرفت نہ تمنے جانی

مذہب بدل نہ جائیں یہ رنگ ہے نکالا
کیوں آپ نے نہ پہلے اپنا دھرم سنبھالا
بسکٹ بھی خوب کھائے سودا بھی خوب ڈھالا
سید کے گھر ہیں سید لالا کے گھر ہیں لالا
سنسان گھاٹ چھوڑے خالی رہا شوالا
پھرتے نہ منہ اندھیرے جپتے تھے جن پہ مالا
انکی بلا سے نکلے گر قوم کا دوالا
طوق غلامی آخر تمنے گلے میں ڈالا

خطرہ میں آپ سمجھکر قوموں کو ہے سنبھالا

شوکت علی کی جے ہو گاندھی کا بول بالا

اسکول اپنے کھولو خود مدرسے بناؤ
سب سے حاکم حقیقی امداد کرنے والا

موجودہ کالجوں سے تعلیم خوب پائی
لکڑی بھی خوب پائی لوہا بھی خوب ڈھالا

دنیا کی حکومت کے عہدے بھی خوب پائے
کرکٹ بھی خوب کھیلے فٹ بال بھی اچھالا

دربار و درباریان کیا کیا خطاب پاکر
جب کہ سوٹ پہنا اوڑھا نہ پھر دوشالا

لیکن نظر جو پھیری تو قوم تھی پریشان
افلاس اک نتیجہ تعلیم نے نکالا

جتنی ہوئی ترقی اتنی ہی پائی ذلت
گو اپنی حالتوں کو ہم نے بہت سنبھالا

جب انتہا کو پہونچے دونوں مرض ایسے
تب کچھ لیا بمشکل بیمار نے سنبھالا

اب ہے یہی مناسب اپنے طبیب خود ہوں
اپنے مرض کو جانچیں خود ہی بنا کے آلا

نقصان جن سے پہونچا وہ ترک ہوں دوائیں
صحت پہ ان سبھوں نے الٹا اثر ہے ڈالا

جائیں طبیب واپس بس بن چکے مسیحا
مگر نہ علاج کر کے ہم سبکو مار ڈالا

آب حیات لائیں نسخہ نیا بنائیں
ہرگز نہ اب ہیں ہم قسمیں بھی کر ڈالیں

نسبت جدا ہے تب حسرت خطا ہے جیسے
شاید یہی سبب ہے ... دنیا کا لالا

چھٹے جب ولایت سے اک شئی آتے
پیٹنٹ کا طریقہ کیا خوب ہے نکالا

ان آتے آتے اس پر محصول ہو گیا تھا
اس طرح سے سکے پھر ہر ایک لینے والا

اسپرٹ بھی گر خرید و تو چاہیے اجازت
کیا سلب ہو گئی ہے آزادیاں ہماری
جو ہند میں بنیں چیزیں سب کی ڈکٹیشنیں
لیکن جو وہ مشینیں مانگو تو صاف کہدیں
القصہ ہند والوں کی خوب ہی خبر لی

پائی مگر اجازت تو ہو گیا دوالا
کھلا ہوسٹ کلبوں پر اپنی بلا کا پیالا
آنے لگا برابر ہر رنگ کا سنبھالا
دیتا نہیں اجازت انکا بنانے والا
دنیا سے پہلے سبکو جو دین سے نکالا

اس بے بسی میں بنکر قوموں کو نیا سنبھالا
شوکت علی کی سے ہوگا مذہبی کا بول بالا

اس بے بسی کو یا رب اسلام سب سے دور کر دے
اقوام متحد ہوں ہندوستاں میں ہر سو
باہم محبتیں ہوں ہمسے وہاں ہوں پیدا
ٹرکی کو ہو مبارک پہلی سی پھر خلافت
ہے یہ دعا شرر کی ہو اتفاق باہم
ہو جائیں ایک جسمیں ہندستانی ساری قومیں

مجبوریوں کا اپنی اب جلد منہ ہو کالا
مسجد میں ہوں نمازی آباد ہو شوالا
جلدی نفاق جائے جو بنگیا ہے بالا
ایران میں انکی عزت کا پھر ہو بول بالا
ہندوستاں میں آئے وہ دور آنیوالا
غارت ہو جس موئے نے یہ تفرقہ ہے ڈالا

کیا انمیں درد بھر دے جو دل ہیں سنگ خارا
یا رب ہے تجھ پہ ظاہر جو حال ہے ہمارا

مولانا حسن مرزا صاحب شرر سیاح ایران و عربستان مقیم لکھنؤ

قابل دید کتابیں